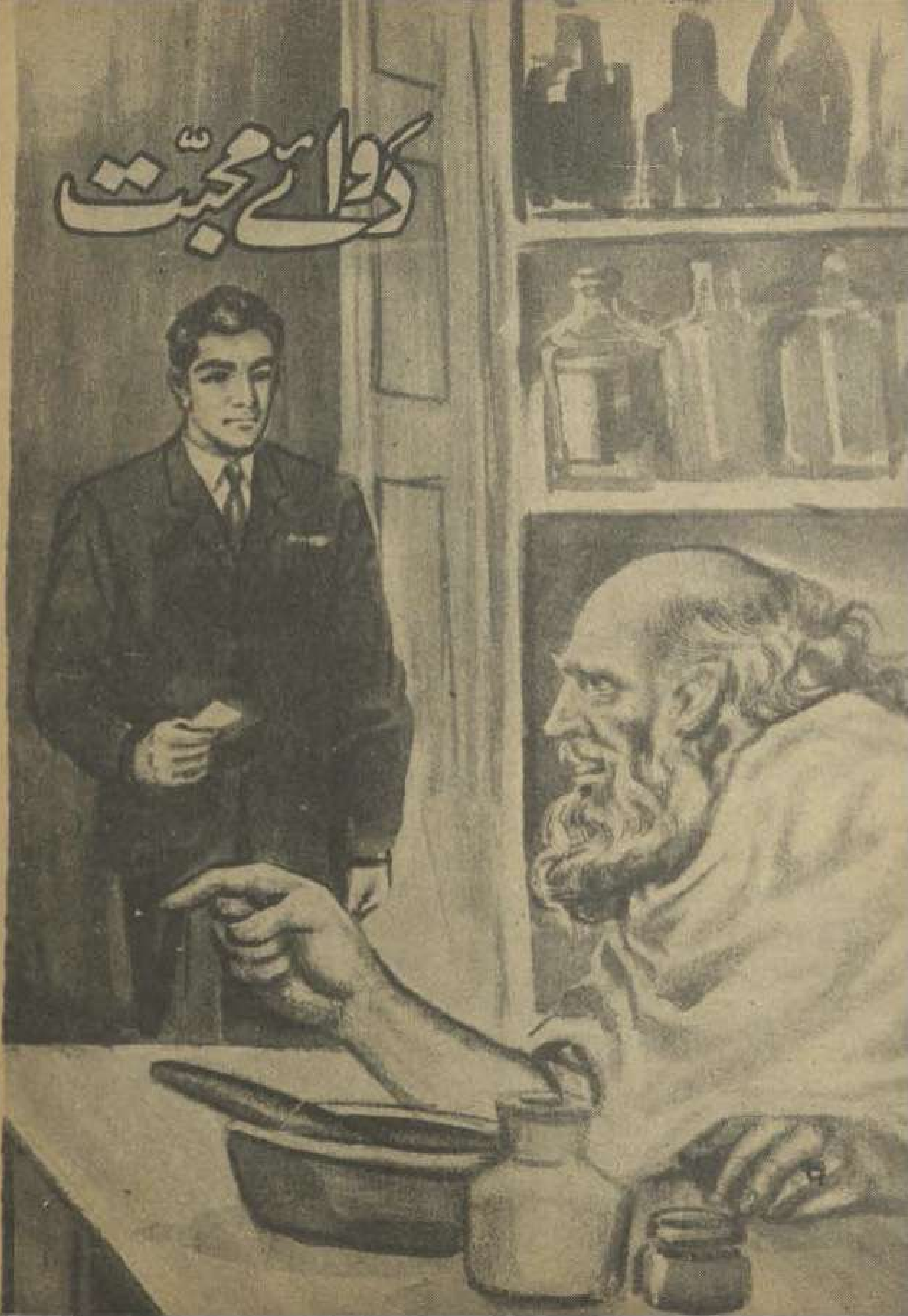
دوائے محبت

Https://www.facebook.com/groups/372605677178945/

اِس ماہ کی خاص کہانی

دوائے محبت

تحریر جان کولیر

ترجمہ تفسیر فاروقی

قارئین

اس بار خاص کہانی کے ان صفحات میں ایک مختصر علامتی کہانی شائع کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل اپریل ۷۰ء اور دسمبر ۷۰ء میں بھی علامتی کہانیاں شائع کی جا چکی ہیں،

مگر یہ نسبتاً ایک آسان کہانی ہے، بشرطیکہ اسے آپ سرسری نہ پڑھیں:

نوجوان آسین ایک پرانی سال خوردہ بلڈنگ کے تنگ و تاریک زینے پر چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اس نے اِدھر اُدھر نظر ڈالی۔ سامنے ہی ایک کمرے کے دروازے پر اس نام کی پلیٹ نظر آئی جسے وہ تلاش کر رہا تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک کچن ٹیبل اور دو معمولی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں، سامنے دیوار سے لگی ہوئی ایک چھوٹی سی الماری رکھی تھی، جس میں کوئی درجن بھر بوتلیں اور مرتبان رکھے ہوئے تھے۔ میز کے قریب آرام کرسی پر ایک بوڑھا شخص بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ آسین نے بغیر کچھ کہے سنے جیب سے وہ کارڈ نکال کر بوڑھے کے ہاتھ میں تھما دیا جو اُسے دیا گیا تھا۔

"تشریف رکھیے آسین صاحب!" بوڑھے شخص نے خوش اخلاقی سے کہا "مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوئی!"

"کیا واقعی آپ کے پاس کوئی ایسا مکسچر ہے جو — میرا مطلب ہے جس کی انتہائی غیر معمولی اور عجیب و غریب تاثیر ہے؟" آسین نے دریافت کیا۔

"محترم!" بوڑھے نے جواب دیا "میرے پاس دواؤں کا کچھ زیادہ ذخیرہ نہیں ہے۔ میں جاڑا، بخار اور جلاب وغیرہ کی دوائیں نہیں بیچتا۔ بہرحال جو کچھ میں بیچتا ہوں ان میں سے کوئی ایسی نہیں جو معمولی تاثیر رکھتی ہو!"

"بات دراصل یہ ہے کہ —" آسین نے اپنا مقصد بیان کرنا شروع کیا:

"مثال کے طور پر یہ دیکھئے" بوڑھا اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا "یہ پانی کی طرح ایک بے رنگ سیال مادہ ہے۔ تقریباً بے ذائقہ! چائے، قہوہ، دودھ، شراب سب رنگ ڈھب

یا کسی بھی مشروب میں اس کا ذائقہ کسی طور محسوس نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ پوسٹ مارٹم کے موجودہ طریق کار سے بھی اس کی موجودگی کا پتا چلانا ناممکن ہے۔"

"کیا آپ کا مطلب ہے یہ کوئی زہر ہے؟" آسین نے قدرے گھبرا کر دریافت کیا:

"آپ چاہیں تو اسے "صفائی حیات" کہہ سکتے ہیں۔ جی ہاں، اکثر حالات میں زندگی کا صفایا کرنا بھی انتہائی ضروری ہو جاتا ہے۔" بوڑھے نے کسی قدر بے اعتنائی سے جواب دیا۔

"جی نہیں، اس قسم کی کوئی چیز مجھے نہیں چاہیئے" آسین نے کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے کہا:

"بہر حال، یہ بھی اچھا ہے!" بوڑھے نے کہا "ویسے کیا آپ کو اس کی قیمت معلوم ہے؟ — ایک چمچ بھر مکسچر کے لئے جو ایک مکمل خوراک ہے، میں ایک ہزار پونڈ لیتا ہوں۔ اس سے کم کبھی نہیں، ایک پینی کم نہیں۔"

"کیا آپ کے تمام مکسچر اسی قدر مہنگے ہیں؟" آسین نے قدرے تشویشناک انداز میں پوچھا۔

"نہیں محترم!" بوڑھے نے جواب دیا۔ "مثال کے طور پر "دوائے محبت" کے لئے یہ قیمت چارج کرنا کسی طور مناسب نہیں۔ اس لئے کہ اس دوا کے ضرورت مند عموماً جوان دل بچے ہیں جن میں بہت کم اس قابل ہوتے ہیں کہ ایک ہزار پونڈ کی دوا خرید سکیں۔ اگر ان کے پاس پیسہ ہو تو پھر انہیں "دوائے محبت" کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔" آسین نے خوش ہو کر کہا:

"میرا اصول ہی یہ ہے کہ میں گاہک کو ایک دوا دے کر مطمئن اور خوش کر دیتا ہوں تاکہ جب اسے دوسری دوا کی ضرورت پڑے تو وہ دوبارہ میرے پاس آئے۔ چاہے وہ دوا کتنی ہی مہنگی کیوں نہ ہو وہ بہر طور اسے خریدے گا۔"

"کیا واقعی آپ "دوائے محبت" بیچتے ہیں؟" آسین نے دریافت کیا۔

"اگر میں یہ دوا نہ بیچتا تو پھر آپ سے ذکر ہی کیوں کرتا مجھے آپ کی ضرورت کا احساس ہے، اور میں انتہائی رازداری کے ساتھ آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔"

"کیا ان دواؤں کا اثر محض عارضی ہوتا ہے؟" آسین نے دریافت کیا۔

"جی نہیں، جناب، ان دواؤں کی تاثیر قطعی طور پر دائمی ہوتی ہے۔ مستقل، ناگزیر اور بھرپور تاثیر!"

آدھی رات کے وقت دو نقاب پوش ملا نصر الدین کے گھر میں داخل ہوئے۔ آہٹ پانے پر ملا سب کچھ تاڑ گیا اور اپنی جان بچانے کے لیے جلدی سے ایک الماری میں چھپ گیا۔ ڈاکو کمرے میں پہنچے تو سیدھے الماری کی طرف لپکے۔ پٹ کھولا تو ملا نصر الدین کو سامنے پایا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ "ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ہم ایک بوڑھے آدمی کو نہیں مار سکتے۔ باہر آ جاؤ، چھپنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

ملا نے جواب دیا۔ "میں جان بچانے کے لیے نہیں چھپا ہوں۔ دراصل میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ زہے نصیب کہ آپ ایسے شرفا نے یہاں آنے کی زحمت گوارا فرمائی لیکن گھر میں سوائے ویرانی کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لیے منہ چھپائے کھڑا ہوں۔"

معاف کیجئے۔ مجھے کسی قدر دیر ہوگئی۔

"یہ تو واقعی عجیب و غریب دوا ہے!"

"جی جناب، اور اس کے نفسیاتی پہلو پر بھی ذرا غور فرمائیں!" بوڑھے نے کہا۔

"جی ہاں، میں سمجھتا ہوں" آسین نے کہا۔

"بے رخی اور تغافل کو محبت و عقیدت میں اور نفرت و حقارت کو چاہت اور پرستش میں بدل دینا اس دوا کا پہلا کام ہے۔ اس کی قلیل مقدار کسی حسین نازنین کو پلادیں۔ اس کا ذائقہ اورنج جوس، سوپ اور کاک ٹیل وغیرہ میں قطعی محسوس نہیں ہوتا۔ وہ عورت کتنی بھی وارفتہ مزاج اور ہرجائی کیوں نہ ہو، یکسر بدل جائے گی! پھر وہ کسی چیز کی خواہش نہ کرے گی۔

بس یہ چاہے گی کہ آپ ہوں اور —— تنہائی ہو۔"

"مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ اس حد تک بدل جائے گی"

آسین نے کہا "وہ تو سوشل لائف اور پارٹیوں کی حد درجہ دلدادہ ہے۔"

"وہ پھر قطعی طور پر ان مشاغل سے متنفر ہو جائے گی" بوڑھے نے کہا "وہ ان لڑکیوں سے بھی خائف رہے گی جن سے آپ ملیں گے۔"

"تو کیا واقعی اس کے دل میں رقابت اور حسد کا جذبہ پیدا ہو جائیگا؟" آسین نے جوشِ مسرت سے کہا "یعنی میرے لئے —؟"

"بالکل، اس کی دلی خواہش یہی ہوگی کہ وہی آپ کے لئے سب کچھ ہو۔"

"ہاں، وہ میرے لئے سب کچھ ہے، مگر وہ میری بالکل پروا نہیں کرتی!" آسین نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا:

"یہ دوا پی لینے کے بعد وہ بجز آپ کے کسی کی پروا نہیں کرے گی۔ اس کی محبت کا واحد مرکز آپ اور صرف آپ ہوں گے۔"

"کاش، ایسا ہو سکے!" آسین نے حسرت سے کہا۔

"یہی نہیں" بوڑھے نے کہا "بلکہ اس کی خواہش ہوگی کہ کلی طور پر آپ میں سما جائے۔ وہ اصل معنوں میں آپ کی ہمزاد ہوگی۔ آپ دن بھر کیا کیا کرتے رہے ہیں؟ کیا کیا واقعات آپ کے ساتھ پیش آئے؟ حتیٰ کہ وہ یہ بھی جاننا چاہے گی کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟ آپ دفعتاً کیوں مسکرائے یا آپ اس قدر اداس اور ملول کیوں ہیں؟ غرضیکہ وہ آپ سے متعلق ایک ایک بات کی تفصیل جاننا چاہے گی۔ اس کی خواہش ہوگی کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر چوبیس گھنٹے آپ کے ساتھ منسلک رہے!"

"واقعی، محبت اس کو کہتے ہیں!" آسین خوش ہو کر بولا۔

"جی ہاں، اُسے ہر وقت آپ ہی کا خیال رہے گا وہ کبھی آپ کو ایسا کام بھی نہ کرنے دے گی جس سے آپ کو ذرہ برابر بھی تکلیف ہو یا آپ بے آرامی میں مبتلا ہوں۔ آپ کی بے چینی اسے بے چین کر دے گی۔ وہ آپ کے کھانے پینے اور صحت کا ہر وقت خیال رکھے گی۔ اگر آپ کو گھر واپس آنے میں ایک آدھ گھنٹے کی بھی دیر ہو گی تو اُسے فوراً یہ خدشہ ہو گا کہ آپ کسی حادثے کا شکار ہو گئے ہیں یا کسی اوباش عورت نے آپ کو اپنے دامِ فریب میں پھانس لیا ہے۔"

"میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا کہ دنیا اس قدر بدل جائیگی" آسین نے حیرت اور مسرت سے کہا۔

"اگر آپ کسی اوباش عورت کی طرف راغب ہو بھی گئے تو آپ کو فکر کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ آخر میں آپ کو معاف کر دے گی۔"

بوڑھے نے کہا۔

"میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔" آسین نے پر جوش انداز میں کہا:

"ٹھیک ہے، پھر بھی اگر اتفاقاً یہ حرکت آپ سے سرزد ہو بھی جائے تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ آپ سے کسی حالت میں بھی طلاق لینا گوارا نہیں کرے گی، کبھی نہیں! اس کے علاوہ تادمِ حیات وہ کبھی آپ کو دم بھر کے لئے بے چین ہونے کا موقع نہیں دے گی۔"

"اور اس حیرت انگیز دوا کی کیا قیمت ہو گی؟" آسین نے دریافت کیا۔

"یہ کمپھر اتنا مہنگا نہیں جتنا کہ صافیٔ حیات ہے۔"

ناول نویسی
کی شاہراہ کے چمکتے
سنگ میل
رنگ محل
وحیدہ نسیم • قیمت ۵۰/۰ روپے علیاں نسوانی مجبوری
نگ من کے نام سے ظلم بانے والی کہانی رنگ محل
تمنا
حمیدہ جبیں
قیمت ۱۱/۰ روپے
محبت کے نام سے ٹھکرائی جانے والی کہانی تمنا
ماھین
رابعہ خاتون
قیمت ۱۲/۰ روپے
فرناز
رابعہ خاتون
قیمت ۱۰/۰ روپے
بہاروں کے سائے
نثار فاطمہ • قیمت ۱۰/۰ روپے
طوبیٰ
زبیدہ سلطانہ
قیمت ۱۲/۰ روپے
ناقابل فراموش معاشرتی اصلاحی اور رومانی ناول
نسیم بک ڈپو کچہری روڈ، لاہور

بوڑھے نے جواب دیا" اس کی قیمت تو ایک ہزار پونڈ ہے۔ کبھی اس سے ایک پینی کم نہیں لیتا۔ ظاہر ہے اسے خریدنے کے لئے آدمی کو کم از کم آپ سے زیادہ عمر رسیدہ ہونا چاہیئے۔ وہی اس کی ضرورت محسوس کر کے اس قدر بھاری قیمت ادا کر سکتا ہے، ویسے بھی اس عمر میں آدمی مالی طور پر خوشحال ہوتا ہے اور اتنی رقم پس انداز کر لیتا ہے۔"

"لیکن یہ دوائے محبت؟" آسین نے پوچھا۔

"یہ تو خاصی سستی ہے۔" بوڑھے نے کچن ٹیبل کی دراز میں سے ایک چھوٹی شیشی نکالتے ہوئے جواب دیا "صرف ایک پونڈ۔"

"میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں۔" آسین اُسے شیشی بھرتے دیکھ کر بولا۔

"میں گاہک کو خوش کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ چند سالوں کے بعد دوبارہ میرے پاس آئے جب وہ مہنگی دوا خریدنے کے قابل ہو جائے! یہ لیجئے اپنی "دوائے محبت" آپ اسے انتہائی زود اثر اور تیر بہدف پائیں گے۔"

"بہت بہت شکریہ" آسین نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "خدا حافظ"۔!

Zegham imran

قارئین

آپ نے اس کہانی کو پڑھا۔ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ اگر آپ سرسری گزر گئے تو اس تحریر سے قطعاً متاثر نہیں ہوں گے۔ میری درخواست ہے کہ آپ دوبارہ پڑھیں۔ اس علامتی کہانی میں محسوس کرنے والوں کے لئے بہت کچھ ہے۔ یہ کیفیتوں کی تحریر ہے۔ جنہوں نے محبتیں پالی ہیں کچھ ان سے پوچھئے ان کے تجربے سنئے۔ میرا مشورہ ہے جو لوگ شدید محبتوں کیلئے مضطرب ہیں انہیں بطورِ خاص یہ کہانی پڑھنی اور ذہن نشین کرنی چاہئے۔ آہ محبت جو حاصل نہیں ہوتی تو انسان منتشر رہتے ہیں اور آہ محبت جو حاصل ہو جاتی ہے تو اس کی شدتوں کے وہ متحمل نہیں ہو پاتے — تھوڑے لکھے کو بہت جانا جائے۔ نکتہ رس حکیم کے علم و فضل کی داد دیجئے کہ وہ ذہنی انسانی کا کتنا گہرا شعور رکھتا ہے اسے کس قدر یقین ہے کہ اس کا گاہک مال کار اس کے پاس واپس آتا ہے۔ اب پھر یہ کہانی پڑھ لیجئے میرا خیال ہے آپ میرے اور مترجم کے انتخاب کی داد دیں گے

شکیلہ عادل زادہ